This question paper contains 2 printed pages. *Your Roll No. ....*

Sl. No. of Ques. Paper	**: 7948**	**GC**
Unique Paper Code	**: 12141102**	
Name of Paper	**: Study of Urdu Non Fiction**	
Name of Course	**: B.A. (Hons.) Urdu**	
Semester	**: I**	
Duration :	**: 3 hours**	*Maximum Marks* **: 75**

(Write your Roll No. on the top immediately on receipt of this question paper.)

نوٹ: کل پانچ سوالوں کے جواب دیجیے۔ پہلا اور دوسرا سوال لازمی ہے۔ نمبر مساوی ہیں۔

۱۔ ذیل کے اقتباسات میں سے ایک کی تشریح مع سیاق وسباق کیجیے:

(الف)

''آپ جانتے ہیں کہ وہ کون سی چیز ہے، جو مجھے یہاں لے آئی ہے۔ میرے لیے شاہجہاں کی اس یادگار مسجد میں یہ اجتماع کوئی نئی بات نہیں ہے۔ میں نے اس زمانے میں، جس پر لیل ونہار کی بہت سی گردشیں بیت چکی ہیں، یہیں سے خطاب کیا تھا، جب تمہارے چہروں پر اضمحلال کے بجائے اطمینان تھا اور تمھارے دلوں میں شک کے بجائے اعتماد۔ آج تمھارے چہروں کا اضطراب اور دلوں کی ویرانی دیکھتا ہوں تو مجھے بے اختیار پچھلے چند برسوں کی بھولی بسری کہانیاں یاد آجاتی ہیں۔ تمھیں یاد ہے میں نے تمھیں پکارا، تم نے میری زبان کاٹ لی۔ میں نے قلم اٹھایا اور تم نے میرے ہاتھ قلم کر دیے۔ میں نے چلنا چاہا تم نے میرے پاؤں کاٹ دیے۔ میں نے کروٹ لینی چاہی تم نے میری کمر توڑ دی۔''

(ب)

''اے بلبلِ ہزار داستان! اے میری طوطی شیوا بیان! اے میری قاصد اے میری ترجمان! اے میری وکیل! اے میری زبان! سچ بتا تو کس درخت کی ٹہنی اور کس چمن کا پودا ہے؟ کہ تیرے ہر پھول کا رنگ جدا اور تیرے ہر پھل میں ایک نیا مزا ہے۔ کبھی تو ایک ساحرِ فسوں ساز ہے جس کے سحر کا نہ جادو کا اُتار، کبھی تو ایک افعی جانگداز ہے جس کے زہر کی دوا نہ کاٹے کا منتر۔ تو وہی زبان ہے کہ بچپن میں کبھی اپنے ادھورے بولوں سے غیروں کا جی لبھاتی تھی اور کبھی اپنی شوخیوں سے اپنے ماں باپ کا دل دکھاتی تھی وہی زبان ہے کہ جوانی میں کہیں اپنی نرمی سے دلوں کا شکار کرتی تھی اور کہیں اپنی تیزی سے سینوں کو فگار کرتی تھی۔''

۲۔ ذیل کے اقتباسات میں سے ایک کی تشریح سیاق وسباق کے ساتھ کیجیے:

(الف)

''انھیں جنھوں نے مجھے اپنی طرف کھینچا میں کبھی بھولوں گا تھوڑا ہی نجد میں مجھے لیلا نے بہت پریشان

P.T.O.

کیا، ایران میں شیریں کے ہاتھوں میں بہت بھٹکا۔ مگر آہ شکنتلا! شکنتلا وہ مجھ پر مہربان تھی۔ لیکن ادھیلن! تو بے پروا تھی۔ اور کیسی بے پروا کہ لاکھوں خلق خدا کا خون کرا گئی۔ سوانح عمری میں حقیقت سے گریز نہ کرنی چاہئے۔ حقیقت یہ ہے کہ بعض کو میں نے بھی تباہ کر دیا۔ جو ناچ چاہا انھیں نچایا۔ قیس عامر کا جب خیال آتا ہے تو میں بہت ہی کڑھتا ہوں۔ فرہاد کی زندگی تلخ کر دی۔ ہند کے بادشاہ جہانگیر کو بھی میں نے بہت ستایا۔''

(ب)

''چار پائی ہندستان کی آب و ہوا، تمدن و معاشرت اور ضروریات و ایجاد کا آخری اور بہترین نمونہ ہے۔ ہندوستان اور ہندوستانیوں کے مانند شکستہ حال، داغدار، ڈھیلی ڈھالی، بے سروساماں، لیکن ہندوستانیوں کی طرح غالب وحکمراں کے لیے ہر قسم کا سامانِ راحت فراہم کرنے کے لیے آمادہ رہتی ہے۔ کوچ اور صوفے کے مریض اور ڈرائنگ روم کے اسیر اس راحت اور عافیت کا کیا اندازہ لگا سکتے ہیں جو بانوں کی کھرّی چارپائی پر میسر آتی ہے۔ خیام و حافظ نے انسان کی حقیقی مسرت و کامرانی کے لیے بعض چیزیں منتخب کر لی تھیں۔ مثلاً دو سچے دوست، شراب، فراغت، کتاب اور گوشۂ چمن لیکن ہمارے خیال میں ہندوستان ایسے مفلس و بدنصیب ملک کے لیے فہرستِ سامان اور زیادہ مختصر ہونی چاہئے۔''

۳۔ مضمون کی تعریف بیان کیجیے۔

۴۔ اردو میں انشائیہ نگاری کے ارتقا کا جائزہ لیجیے۔

۵۔ حالی کی مضمون نگاری کی امتیازی خصوصیات تحریر کیجیے۔

۶۔ خاکہ کسے کہتے ہیں؟ اردو میں خاکہ نگاری کی روایت پر روشنی ڈالیے۔

۷۔ رشید احمد صدیقی کی نثر نگاری کا جائزہ لیجیے۔

۸۔ مولوی عبدالحق کی نثر نگاری کی خصوصیات بیان کیجیے۔

۹۔ ابوالکلام آزاد کی نثر نگاری کی خصوصیات تحریر کیجیے۔

۱۰۔ شاہد احمد دہلوی کی خاکہ نگاری کا جائزہ لیجیے